Department of Islamic Studies 20/07/2021
M.A.Islamic Studies Semester I, Paper MIS-103
Topic: Saha-e-Sitta ki Istalah.
Dr. Mohd Akram Raza

صحاحِ ستہ کی اصطلاح، عہد بہ عہد

محدثین کے یہاں صحاحِ ستہ کی اصطلاح کو بہ تدریج فروغ ملاہے؛ چنانچہ حافظ سعید بن سکن (م ۳۵۳ھ) چار کتبِ حدیث کو ہی اسلام کی بنیاد خیال کرتے تھے؛ چنانچہ ایک موقع پر انھوں نے فرمایا تھا: "ہٰذہ قواعد الاسلام، کتاب مسلم وکتاب البخاری وکتاب ابی داؤد وکتاب النسائی" (شروط الائمہ الستہ ص ۱۶، امام ابن ماجہ اور علم حدیث ص ۲۳۳)

"یہ اسلام کی بنیادیں ہیں، امام مسلم کی کتاب، امام بخاری کی کتاب، ابوداؤد کی کتاب اور نسائی کی کتاب"

اسی طرح حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے بھی مخرجین صحاح میں انہی ائمہ اربعہ کے ذکر پر اکتفا کیا تھا، گویا وہ بھی صحاحِ اربعہ کے قائل نظر آتے ہیں۔

بعد میں حافظ احمد بن محمد ابوالطاہر السِّلَفی (م ۵۷۶ھ) نے جامع ترمذی کو بھی مذکورہ بالا چاروں کتابوں کے ساتھ شمار کرکے تصریح کی کہ ان پانچوں کتابوں کی صحت پر علماء شرق وغرب کا اتفاق ہے۔

ان کے بعد بہت سے علماء وحفاظ حدیث بالخصوص حافظ ابن الصلاح اور امام نووی بھی انہی پانچ کتابوں کے کتبِ اصول میں ہونے کے قائل رہے اور اسی پس منظر میں امام ابو بکر حازمیؒ نے "شروط الائمہ الخمسۃ" تالیف فرمائی۔

لیکن بعض حضرات نے ابن ماجہ کی جودتِ ترتیب، فقہی اعتبار سے کثیر النفع اور دیگر کتب کے مقابلے میں زائد روایات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے سنن ابن

ماجہ کو بھی کتبِ اصول میں شمار کرکے چھ کتابوں کو امہاتِ کتب قرار دیا۔ اور اس وقت بھی کتبِ ستہ یا صحاحِ ستہ کی مصداق یہی چھ کتابیں ہیں۔

علامہ ابوالفضل مقدسی پہلے محدث ہیں جنھوں نے ابن ماجہ کو سابقہ کتب خمسہ کے ساتھ لاحق کیا؛ چنانچہ علامہ محمد بن جعفر الکتانی (م ۱۳۴۵ھ) لکھتے ہیں:

"و أول من أضافه الى الخمسة مكملا به الستة ابوالفضل محمد بن طاہر بن علي المقدسي فی أطراف الكتب الستة له، وكذا في شروط الائمة الستة له، ثم الحافظ عبدالغنى بن عبدالواحد بن علي بن سرود المقدسى في الكمال في أسماء الرجال فتبعهما على ذلک أصحاب الأطراف والرجال والناس" (الرسالة المستطرفة ص١٢، دارالبشائر الاسلامية)

پہلے شخص جنھوں نے ابن ماجہ کو پانچ کے ساتھ ملا کر چھ کا عدد پورا کیا، وہ ابوالفضل محمد بن طاہر بن علی المقدسی ہیں، انھوں نے اپنی کتاب "اطراف الکتب الستہ" اور "شروط الائمہ الستۃ" میں ایسا کیا۔ پھر حافظ عبدالغنی بن عبدالواحد بن علی بن سرور المقدسی نے اپنی کتاب "الکمال فی اسماء الرجال" میں ایسا کیا۔ پھر کتب اطراف ورجال کے مصنّفین اور دیگر حضرات اس سلسلے میں ان دونوں حضرات کے نقش قدم پر چل پڑے"۔